تا خلافت کی بنا دُنیا میں ہو پھر اُستوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

تحریک خلافت پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ
لاہور

ندائے خلافت

بانی : اقتدار احمد مرحوم
۳۰ نومبر تا ۶ دسمبر ۲۰۰۰ء (۳ تا ۹ رمضان ۱۴۲۱ھ)
مدیر : حافظ عاکف سعید

اسلام کا سب سے بڑا معجزہ

اسلام کا سب سے بڑا معجزہ یہ ہے کہ اس کا ظہور عرب میں ہوا۔ اس کی پہلی کرنیں وہاں چمکیں' جہاں سخت ظلمت و تاریکی تھی' نہ حقیقت کی روشنی کہیں نظر آتی تھی اور نہ ان کی تاریکی پسند نگاہیں اس کو دیکھنا ہی چاہتی تھیں۔ عرب کا ہر فرد خود کو نوشیرواں اور خسرو سے کم نہ سمجھتا تھا۔ نسلی شرف کا یہ حال تھا کہ ہر شخص اپنے قبیلہ پر اتنا زیادہ مغرور تھا کہ اگر خود دو چار خون بھی کر دیتا' تاہم دوسرے کے بدلے چار خون اپنا فرض سمجھتا تھا۔

لیکن اسلام نے تئیس برس کی مختصر مدت میں سارے عرب میں کچھ کا کچھ کر دیا۔ قرآن کے درس نے اس وحشی قوم کے دلوں میں رشک و حسد کی دہکتی ہوئی آگ کو محبت کی چھینٹیں دے کر ٹھنڈا کر دیا۔ اسلام نے اتنی کم مدت میں سب کچھ اس ملک میں کیا' جہاں کے بہادر اپنے سے نیچے کے ہاتھ سے میدانِ جنگ میں بھی مرنا پسند نہیں کرتے تھے۔ وہاں اَجلّۂ سادات قریش کا ایک سردار ایک غلام (حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ) کو بنایا جاتا ہے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ اس کی رکاب تھامے چلتے ہیں۔

یہ تھا اسلام کا وہ عدیم المثال کارنامہ جو اس نے تئیس برس کی مدت میں پیش کیا۔ نسلی اور شخصی غرور کا نام تک نہ رہا۔ نظریوں کا سوال نہیں' بلکہ سوال اجتماعی زندگی کی مشکلات کے حل کا ہے ان حلوں کو اسلام نے زندگی کا لازمی جز بنا دیا ہے۔ اور جمہوریت کی وہ روح جو آج سے تیرہ سو سال پہلے پھونکی گئی تھی اور وہ جوہر جو اسلام نے پیش کیا تھا' آج بھی باقی ہے۔ آج کی ٹوٹی پھوٹی مسجدوں میں بھی ہر روز پانچ وقت تمہاری آنکھیں یہ سب دیکھ سکتی ہیں۔ اسلام کی اچھوتی قوت کو دیکھو' اسلام آج تیرہ سو سال سے حکومت کر رہا ہے۔ بڑے سے بڑے اور چھوٹے سے چھوٹے درجہ کا آدمی پانچ وقت تو ضرور ایک ہی صف میں نظر آتا ہے' یہی ہے مساوات اور اسی کی دنیا کو اشد ضرورت ہے۔ اسلام کا بنایا ہوا لائحہ عمل یہی ہے' جو کبھی بیکار ہونے والا نہیں۔

(خطباتِ آزاد' شائع کردہ ادارہ نشریات اسلام ص ۲۴۷ سے ایک اقتباس)

اس شمارے میں

☆ الھدیٰ اور فرمان نبویؐ 2
☆ منبر و محراب 3
☆ مرزا ایوب کا تجزیہ 4
☆ گوشۂ خلافت 6
☆ کراچی پر عیسائیت کی یلغار 7
☆ مکتوب شکاگو 8
☆ کاروان خلافت منزل بہ منزل 9
☆ Jihad and Islam 11
☆ افہام و تفہیم 12
☆ متفرقات ✪

نائب مدیر :
فرقان دانش خان
معاونین :
☆ مرزا ایوب بیگ
☆ مرزا ندیم بیگ
☆ نعیم اختر عدنان
☆ سردار اعوان
نگران طباعت :
☆ شیخ رحیم الدین
پبلشر : محمد سعید اسعد
طابع : رشید احمد چوہدری
مطبع : مکتبہ جدید پریس۔ ریلوے روڈ' لاہور
مقام اشاعت : 36۔ کے' ماڈل ٹاؤن لاہور
فون : 3-5869501 فیکس : 5834000
سالانہ زرِ تعاون ۔/175 روپے

قیمت : 4 روپے
شمارہ : 47

سورۂ فاتحہ (آخری قسط)

﴿ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝ ﴾ (آمین یا رب العالمین)

"(اے ہمارے رب! ہمیں ہدایت بخش) راہ ان لوگوں کی جن پر تیرا انعام ہوا، جو نہ مغضوب ہوئے اور نہ گمراہ"۔

ہدایت یافتہ لوگ کون ہیں؟ اس سورہ مبارکہ میں غایت اجمال و اختصار ہے۔ اس لئے اس میں ساری تفاصیل ممکن نہیں تھیں لیکن قرآن مجید کی تفسیر کا یہ اصول پیش نظر رکھئے کہ "اَلْقُرْاٰنُ یُفَسِّرُ بَعْضُهٗ بَعْضًا" یعنی "قرآن کا ایک حصہ دوسرے حصے کی تفسیر کرتا ہے" لہٰذا ﴿ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ﴾ کی تفسیر قرآن مجید میں سورہ نساء کی آیت ۶۹ میں سامنے آتی ہے۔ فرمایا گیا کہ :

﴿ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ۝ ﴾

"اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت پر کار بند ہو جائیں گے ان کو رفاقت نصیب ہو گی ان لوگوں کی جن پر اللہ کا انعام ہوا یعنی انبیائے کرام، صدیقین، شہداء اور صالحین۔ اور بہت ہی اچھے ہیں یہ رفیق (جو کسی کو میسر آئیں)"۔

یہ چار گروہ منعم علیہم کے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ کا انعام اور فضل ہوا اور ان لوگوں کو اللہ نے اپنی نعمتوں سے نوازا۔ ان میں انبیائے علیہم السلام سب سے اونچے مرتبے پر فائز ہیں ان کے بعد صدیقین کا درجہ ہے تیسرے نمبر پر شہداء کرام اور چوتھے نمبر پر عام مومنین اور صالحین ہیں۔ لہٰذا یہاں گویا اللہ سے دعا کی جا رہی ہے کہ وہ ہمیں ان لوگوں کے راستے پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کی رفاقت بھی نصیب فرمائے۔ صراط مستقیم کی اس مثبت انداز میں وضاحت کے بعد ایک سلبی اور منفی انداز میں وضاحت کی گئی۔ ﴿ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝ ﴾ "جو نہ مغضوب ہوئے اور نہ گمراہ"۔ درحقیقت یہ دو کیفیات اور دو درجات ہیں جنہیں ان الفاظ میں بیان کیا گیا کہ ایک درجہ مَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ کا ہے جو بہت زیادہ ناپسندیدہ ہے اور دوسرا درجہ مُنعم عَلَيْهِمْ کا ہے جو پسندیدہ ہے۔ جب کوئی فرد یا قوم یا امت ہدایت کے راستے کو چھوڑ دے تو قرآن ان کو مَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ قرار دیتا ہے یعنی جن لوگوں پر اللہ کا غضب نازل ہوا۔ دوسرا گروہ ان لوگوں کا ہے جو مغالطوں میں مبتلا ہو کر گمراہ ہو جاتے ہیں اس گروہ کو قرآن مجید "ضَآلِّيْنَ" کہتا ہے یعنی بھٹک جانے والے اور گمراہ لوگ۔

مفسرین کے نزدیک مَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ کی سب سے بڑی مثال یہود ہیں اور ضالین کی نمایاں مثال نصاریٰ ہیں یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیرو کار ہیں، قرآن حکیم کی اس عظیم سورہ کے مطالعہ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ فطرت انسانی صراط مستقیم کی پیاسی ہے اور اسکے لئے اسے صراط مستقیم کی اشد ضرورت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس سورہ مبارکہ کے فوراً بعد وارد ہونے والی سورہ بقرہ کے آغاز میں ارشاد فرمایا گیا کہ ﴿ الٓمّٓ ۝ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ ﴾ یعنی یہ وہ کتاب ہے جو ہر شک و شبہ سے بالاتر ہے اور یہ کتاب ان لوگوں کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے نازل ہوئی ہے جن میں سیدھے راستے کی طلب اور پیاس موجود ہے۔ گویا اس سورہ مبارکہ کا پورے قرآن سے ایک گہرا تعلق ہے۔ اللہ ہمیں سیدھی راہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)۔ (ماخوذ از دروس قرآنی ڈاکٹر اسرار احمد)

رمضان اور قرآن

((عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ بِالْخَيْرِ وَكَانَ اَجْوَدَ مَا يَكُوْنُ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ كَانَ جِبْرَائِيْلُ يَلْقَاهُ كُلَّ لَيْلَةٍ فِيْ رَمَضَانَ يَعْرِضُ عَلَيْهِ النَّبِيُّ الْقُرْاٰنَ فَاِذَا لَقِيَهٗ جِبْرَائِيْلُ كَانَ اَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ)) [رواہ البخاری و مسلم]

"حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرمؐ تمام انسانوں سے زیادہ خیر اور بھلائی کرنے والے تھے اور جب رمضان آتا تھا تو آپ کی سخاوت اور بڑھ جاتی تھی کیونکہ رمضان میں ہر رات جبرائیلؑ سے ملاقات ہوتی تھی اور نبی اکرمؐ ان کے ساتھ قرآن کا دورہ کرتے تھے (ایک دوسری روایت کے مطابق قرآن کی درس و تدریس کرتے تھے)۔ پس اس ملاقات کی وجہ سے ان کی سخاوت تیز ہوا کی طرح ہو جاتی تھی"۔

رمضان میں یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ پہلے رات میں آپ جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ قرآن مجید کا دورہ فرماتے تھے اور پھر رات کے آخری حصے میں اٹھ کر تہجد میں اپنے مالک کو خود قرآن مجید سناتے تھے اور ہم کلامی کا لطف اٹھاتے تھے۔ آپ کے اس طرزِ عمل سے معلوم ہوتا ہے کہ رمضان میں رات کا اکثر حصہ آپ قرآن مجید کے ساتھ گزارتے تھے۔ ادھر ہم ہیں کہ اس بات پر تو مناظرے کرتے ہیں کہ آپ نے ۸ رکعت نوافل ادا کئے ہیں یا ۲۰ رکعت، لیکن آٹھ والے بھی اور بیس والے بھی ایک گھنٹے میں فراغت حاصل کر کے سمجھتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کر لیا ہے حالانکہ اس کم وقت میں سنے جانے والے قرآن نے ان کو ان کی نیند سے ہرگز نہیں روکا۔ کیونکہ وہ تو معمول کے اوقات سے بھی کہیں پہلے ہی فارغ ہو جاتے ہیں۔ قیامت کے دن قرآن مجید تو اللہ کی جناب میں ان لوگوں کی سفارش کرے گا جن کی قرآن پر تدبر کرنے کے باعث رات کی نیند پوری نہیں ہوئی کیونکہ حدیث کے الفاظ ہیں کہ قرآن کہے گا کہ اے رب میں نے اسے رات کو نیند سے روکا اس لئے میری سفارش اس کے حق میں قبول کی جائے۔ لہٰذا ہمیں رمضان المبارک کے مہینے میں اپنی راتوں کو قرآن کے ساتھ بسر کرنا چاہئے اور نماز تراویح میں اپنی تلاوت ٹھہر ٹھہر کر کرنی چاہئے۔ جلدی جلدی قرآن پڑھنا کسی طور مناسب نہیں ہے۔ مگر ہمارا طرز عمل یہ ہے کہ ہم رمضان میں اس مسجد میں قرآن سننا پسند کرتے ہیں جہاں پر حافظ صاحب کی رفتار ایسی ہو کہ کچھ سمجھ میں نہ آئے کہ کیا کہا جا رہا ہے، سننے سے بس یہ معلوم ہو کہ کچھ پڑھا جا رہا ہے۔ یہ طرز عمل قرآن حکیم کی توہین کے مترادف ہے کیونکہ یہ کلام کسی انسان کا نہیں بلکہ پوری کائنات کے رب کا کلام ہے۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اس کلام سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ آخرت میں قرآن ہمارا سفارشی بن جائے اور کہے کہ اللہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے رمضان میں اپنی راتوں کو میری تلاوت کے ساتھ بسر کیا۔

آمین ثم آمین

(تشریح : چوہدری رحمت اللہ بٹر)

قرآن حکیم روح انسانی کے لئے نورانی غذا ہے

تراویح میں ایک پارہ ایک گھنٹے میں ختم کرنے سے قیامِ رمضان کا حق ادا نہیں ہوتا

جامع القرآن' قرآن اکیڈمی لاہور میں قائم مقام امیر تنظیم اسلامی چوہدری رحمت اللہ بٹر کے ۲۴ نومبر کے خطابِ جمعہ کی تلخیص

خطبہ مسنونہ' تلاوتِ آیات اور ادعیہ ماثورہ کے بعد فرمایا :

اللہ تعالیٰ نے انسان کو روح اور جسم پر مشتمل مرکب وجود عطا فرمایا ہے۔ روح کا تعلق عالم بالا سے ہے' جبکہ یہ بدن خاک سے بنا ہے۔ لہٰذا اللہ تبارک و تعالیٰ نے روح کی پرورش اور تقویت کا سامان قرآن کی صورت میں اُوپر سے نازل کیا اور خاکی بدن کے لئے غذا کا انتظام زمین سے کیا۔ دوسری طرف اپنی ہدایت سے استفادے کے لئے تقویٰ کو لازم کیا ہے۔ تقویٰ کے معنی "بچنا" ہیں یعنی اللہ کے احکام کو توڑنے سے بچنا' حرام سے بچنا' معصیت سے بچنا یہ تقویٰ ہے۔ جبکہ تقویٰ کے حصول کے لئے اللہ تبارک و تعالیٰ نے رمضان المبارک کو مسلمانوں کے لئے نیکیوں کی بہار' مغفرت کا سامان اور اللہ سے تعلق قائم کرنے کا ذریعہ بنایا ہے۔ اسی ماہ مبارک میں اللہ تعالیٰ نے اپنی ہدایت کامل یعنی قرآن کو نازل کیا ہے۔ لہٰذا جان لیجئے کہ روزے کی عبادت کا قرآن حکیم کے ساتھ بہت گہرا تعلق ہے۔ اسی لئے قرآن حکیم میں روزے اور رمضان کے متعلق ارشاد ہوا :

"رمضان کا مہینہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا لوگوں کے لئے ہدایت بنا کر اور ہدایت اور حق و باطل کے امتیاز کے کھلے دلائل کے ساتھ' سو جو کوئی تم میں سے اس مہینے میں موجود ہو وہ اس کے روزے رکھے' اور جو بیمار ہو یا سفر پر ہو تو دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے' تمہارے ساتھ سختی نہیں کرنا چاہتا اور چاہتا ہے کہ تم تعداد پوری کرو اور اللہ نے جو تمہیں ہدایت بخشی ہے اس پر اس کی بڑائی کرو اور تاکہ تم اس کے شکر گزار بنو"۔ (البقرہ : ۱۵۸)

روزہ ہر امت اور ہر دور میں اللہ تبارک و تعالیٰ کی جانب سے فرض کیا جاتا رہا ہے۔ روزہ کے ذریعے انسان کو اپنی نفسانی خواہشات پر کنٹرول کی مشق حاصل ہوتی ہے اور جب کوئی انسان نفسانی تقاضوں پر کنٹرول حاصل کر لیتا ہے تو روح انسانی میں ہدایت کی طلب اور پیاس پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ ہدایت انسان کو قرآن حکیم سمجھ کر پڑھنے سے حاصل ہوتی ہے۔

یہاں یہ بات نوٹ کر لیجئے کہ روزہ کی عبادت فرض ہے جبکہ رات کا جاگنا نفل عبادت ہے مگر نبی کریم ﷺ نے صیام و قیام رمضان کو متوازی پروگرام کے طور پر پیش کیا ہے۔ چنانچہ ایک حدیث میں آپؐ نے فرمایا :

"جس نے رمضان کے روزے رکھے ایمان اور خود احتسابی کے ساتھ اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے گئے اور جو رمضان کی راتوں میں کھڑا رہا (قرآن سننے اور سنانے کے لئے) ایمان اور خود احتسابی کی کیفیت کے ساتھ تو اس کی بھی سابقہ تمام خطائیں بخش دی گئیں"۔ (بخاری و مسلم عن ابو ہریرہ)

روزہ نفسانی خواہشات پر کنٹرول کی مشق ہے

دوسری حدیث حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ :

"حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ روزہ اور قرآن دونوں بندے کی سفارش کریں گے۔ (یعنی اس بندے کی جو دن میں روزہ رکھے اور رات کو اللہ کے حضور کھڑا ہو کر اس کا پاک کلام پڑھے یا سنے) روزہ عرض کرے گا اے میرے رب! میں نے اس بندے کو کھانے پینے اور نفس کی خواہش پورا کرنے سے روکے رکھا تھا۔ آج میری سفارش اس کے حق میں قبول فرما۔ قرآن کہے گا کہ میں نے اس کو رات سونے اور آرام کرنے سے روکے رکھا تھا' خداوند آج اس کے حق میں میری سفارش قبول فرما۔ چنانچہ روزہ اور قرآن کی سفارش اس بندہ کے حق میں قبول کی جائے گی (اور اس کے لئے جنت اور مغفرت کا فیصلہ فرما دیا جائے گا)۔

ان احادیث کی روشنی میں اگر ہم اپنا جائزہ لیں تو اپنا حال اس کے برعکس پاتے ہیں۔ ہمارا معمول یہ ہے کہ تراویح میں ایک پارہ گھنٹے میں ختم کر کے ہم یہ سمجھ لیتے ہیں ہم نے قیام رمضان کا حق ادا کر دیا۔ قیامِ رمضان کا حق ادا کرنے کے لئے کم از کم اتنا اہتمام تو ہو کہ جو پڑھا جا رہا ہے وہ سمجھ آ رہا ہو۔ خود نبی اکرم ﷺ کا یہ معمول تھا کہ وہ ہر رمضان المبارک میں حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ قرآن کا دور فرمایا کرتے تھے۔ آج ہم دوسرے تمام علوم سمجھ کر پڑھتے ہیں اگر نہیں تو صرف قرآن حکیم کو سمجھ کر نہیں پڑھا جاتا۔ اپنے بچوں کے بہترین کیریئر کے لئے ہم انہیں میڈیکل' اکاؤنٹس' انگریزی' کمپیوٹر وغیرہ کی تعلیم دلواتے ہیں لیکن قرآن کی ہمارے نزدیک کوئی اہمیت نہیں کیونکہ اس کے ذریعے ہمیں نوکری نہیں ملتی۔ کیا اللہ ہم سے آخرت میں نہیں پوچھے گا کہ تم نے غیر قوم کی زبان کو اتنا پڑھ لیا کہ دوسروں کو سکھاتے تھے اور اگر نہیں پڑھا' نہیں سمجھا تو میری کتاب کو نہیں پڑھا اور سمجھا۔

قرآن محض کتاب نہیں بلکہ ہدایت کامل اور مکمل ضابطہ حیات Code of Life ہے جس پر عمل کر کے ہم دنیا اور آخرت کی زندگی میں کامیاب و کامران ہو سکتے ہیں۔ روزے کی عبادت کی فرضیت کا مقصد بھی یہی ہے کہ ہم اپنی پوری زندگی کو اس کے احکامات کے تابع کر دیں۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم قرآن کے پیش کردہ نظام کو پوری زندگی میں اسی طرح اختیار کریں جیسے ہماری کیفیت روزے میں ہوتی ہے کہ ہم حالت روزہ میں اللہ کی رضا کی خاطر ہر اس شے سے بچتے ہیں جن سے ہمارے رب نے بچنے کا حکم دیا ہے۔ OO

کاش! استحکامِ پاکستان کے لئے بھی کوئی سیاسی اتحاد بنے

تجزیہ نگار کے نقطۂ نظر سے ادارہ کا کامل اتفاق ضروری نہیں

مرزا ایوب بیگ

مولانا ابوالکلام آزاد نے ایک مرتبہ کہا تھا کہ سیاست کے سینے میں دل نہیں ہوتا۔ آج پاکستان کی سیاست دیکھ کر بے ساختہ زبان سے نکلتا ہے کہ اس کوچہ میں اب غیرت و حمیت کا بھی دخل نہیں رہا بلکہ بے اصولی اصل الاصول بن گئی ہے۔ ذاتی مفادات calculate کر کے قدم آگے بڑھائے اور پیچھے ہٹائے جاتے ہیں۔ اس سے پہلے کہ ہم نئی سیاسی صف بندیوں کا جائزہ لیں ہم مسلم لیگ کی ٹوٹ پھوٹ اور داخلی طور پر زندہ باد اور مردہ باد کی سیاست کا تذکرہ کرنا ضروری سمجھتے ہیں کیونکہ اسے نئی صف بندی میں اہم رول ادا کرنا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ۱۹۴۶ء کے انتخابات سے قبل جب کانگریس نے اپنے منشور میں واضح طور پر اعلان کیا کہ آزادیٔ ہند کے بعد ہندوستان میں جاگیرداری نظام ختم کر دیا جائے گا تو مسلمان جاگیردار بھاگم بھاگ مسلم لیگ میں شامل ہو گیا اور پاکستان بننے کے بعد یہ جاگیردار روپ بدل بدل کر حکمران طبقے میں شامل رہا۔ لہٰذا مسلم لیگ کے بطن سے اتنی مسلم لیگوں نے جنم لیا کہ علم سیاسیات کے بہترین طالب علم کو بھی ان سب کے نام یاد ہوں۔ علاوہ ازیں جمہوریت کی بھی وہ درگت بنائی کہ روسو کی روح تڑپ اٹھی ہو گی۔ اس ضمن میں جمہوریت کی خدمت کے حوالے سے مسلم لیگ کے چند کارہائے نمایاں قارئین ندائے خلافت کے لئے دلچسپی کا باعث ہوں گے۔

گورنر جنرل غلام محمد نے خواجہ ناظم الدین کو وزارتِ عظمیٰ سے برطرف کر دیا اور محمد علی بوگرہ جو اس وقت امریکہ میں پاکستان کے سفیر تھے انہیں وزیراعظم نامزد کر دیا۔ قومی اسمبلی جس کی اکثریت مسلم لیگی اراکین پر مشتمل تھی پہلے خواجہ ناظم الدین پر اعتماد کا اظہار کر چکی تھی جونہی بوگرہ صاحب نے اعتماد کا ووٹ لینا چاہا تمام مسلم لیگی ارکان نے بلا جھجک انہیں بھی اعتماد کا ووٹ دے دیا اور بوگرہ وزیراعظم بن گئے۔ مغربی پاکستان کی صوبائی اسمبلی اس سے بھی دو ہاتھ آگے نکل گئی۔ رات کے اندھیرے میں ری پبلکن پارٹی کے نام سے ایک نئی جماعت وجود میں آئی اور سحر ہوتے ہی مسلم لیگ کی کایا پلٹ گئی۔ ممبران کی اکثریت نئی پارٹی میں شامل ہو گئی اور مسلم لیگی ممبران نے ایک ایسے شخص کو مغربی پاکستان کا وزیراعلیٰ چن لیا جس نے کانگریس کے ساتھ مل کر قیامِ پاکستان کی شدید ترین مخالفت کی تھی‘ جس نے وزیراعلیٰ سرحد ہوتے ہوئے پاکستانی جھنڈے کو سلامی دینے سے انکار کر دیا تھا‘ جس کا خاندان بانیٔ پاکستان قائداعظم پر بدترین الزامات لگاتا تھا اور انہیں انگریز کا ایجنٹ قرار دیتا تھا۔

ایوب خان کے مارشل لاء کی اکثر مسلم لیگیوں نے حمایت کی‘ اسی لئے اس نے مسلم لیگ کو اچک لیا۔ اس موقع پر بھی مسلم لیگ دولخت ہوئی۔ بہرحال ایوب خان کی مسلم لیگ جو کنونشن لیگ کہلاتی تھی کونسل مسلم لیگ سے حجم میں بھی بڑھی تھی اور نامور شخصیات کی اکثریت بھی اسی مسلم لیگ کا حصہ بنی۔ ضیاء الحق نے جب جمہوری تماشہ شروع کیا تو اس کا آغاز مکمل طور پر غیر جماعتی تھا لیکن جب غیر جماعتی اسمبلی وجود میں آ گئی تو اس غیر جماعتی ایوان میں سے مسلم لیگ یوں برآمد ہوئی جیسے جادوگر کے خالی رومال سے کبوتر برآمد ہوتا ہے۔ اس نوخیز مسلم لیگ کے صدر محمد خان جونیجو بنے۔ جب ضیاء الحق نے جونیجو کو برطرف کیا تو مسلم لیگ کے صوبائی صدر میاں نواز شریف نے اپنے قائد اور پاکستان مسلم لیگ کے صدر کے ساتھ مستعفی ہونے کی بجائے آمر ضیاء الحق کا ساتھ دیا اور عبوری وزیراعلیٰ بن گئے۔ ضیاء الحق کی وفات سے لے کر ۱۲/اکتوبر ۱۹۹۹ء تک کا دور محاذ آرائی‘ شخصیات کے ٹکراؤ اور ذاتی انتقام کی سیاست کا دور ہے۔ البتہ ایک بات بڑی اہم اور قابلِ تعریف ہے کہ نواز شریف نے جب مسلم لیگ کی قیادت سنبھالی تو مسلم لیگ کی ہیئت میں ایک نمایاں تبدیلی آئی‘ وہ اس جماعت کو پہلی بار ڈرائنگ روم سے نکال کر گلیوں اور بازاروں میں لے آئے اور مسلم لیگ پر عوامی رنگ غالب آ گیا۔

جگنو فرنٹ سے لے کر جی ڈی اے تک تمام اتحاد منفی بنیادوں پر قائم ہوئے

ہم نے آغاز میں سیاست دانوں کو بے اصول اور بے حمیت قرار دیا ہے تو ایسا بلاجواز نہیں کیا۔ اگرچہ یہ کہا جاتا ہے کہ سیاست میں دوستی اور دشمنی دائمی نہیں ہوتی۔ اگر اصولوں کی بنیاد پر دوستی دشمنی میں اور دشمنی دوستی میں تبدیل ہو تو یہ عین جمہوریت ہے لیکن ایک اپوزیشن لیڈر جب ملک کی وزیراعظم کو سیکورٹی رسک قرار دے۔ غداری کے الزامات لگائے‘ بدترین کرپٹ قرار دے اور پھر جب برا وقت آئے تو اپنے الفاظ واپس لئے بغیر اور یہ تسلیم کئے بغیر کہ اس وقت اس نے جھوٹ بولا تھا اور محض الزام تراشی کی تھی‘ ملک کی غدار اور سیکورٹی رسک شخصیت سے تعاون کی اپیل کرے۔ وہ شخصیت بھی جس پر اس قدر گھناؤنے الزامات لگے تھے یہ شرط عائد نہ کرے کہ پہلے الزام واپس لئے جائیں بلکہ وقتی مفادات کے حصول کے لئے تعاون پر تیار ہو جائیں تو ان دونوں کے بارے میں اور کیا کہا جا سکتا ہے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ نواز شریف نے الزام لگایا تھا کہ وزیراعظم بے نظیر نے اپنے وزیر داخلہ اعتزاز احسن کے ہاتھ بھارت کو سکھوں کی فہرستیں بھیجی ہیں۔ ان فہرستوں کے سبب بھارت سکھ تحریک کچلنے میں کامیاب ہوا اور اس نے اپنی تمام فوجی قوت کشمیر میں ہمارے مسلمان بھائیوں کو کچلنے کے لئے لگا دی۔ لیکن اسی اعتزاز احسن کو اس وقت اپنا وکیل بنا لیا جب سامنے دشمن سانجھا ہو گیا۔ سوال یہ ہے کہ "میڈ ان پاکستان" نواز شریف نے (بقول ان کے) ایک غدارِ وطن کو اپنا وکیل کیوں بنایا اور اعتزاز احسن نے یہ مطالبہ کیوں نہ کیا کہ اپنی وکالت کا فریضہ میرے سپرد کرنے سے پہلے مجھے بتایا جائے کہ میں غدار ہوں یا محبِ وطن ہوں؟۔

اب آجایئے مسلم لیگ کے ہم خیال گروپ کی اصول پسندی کی طرف جنہوں نے اس وقت مسلم لیگ کے جی ڈی اے میں شمولیت پر آسمان سر پر اٹھایا ہوا ہے۔ ان میں سے جہاں تک چوہدری برادران اور اعجاز الحق کا تعلق ہے ان کا پیپلز پارٹی سے ذاتی اور خاندانی دشمنی کا معاملہ ہے۔ دونوں سمجھتے ہیں کہ پیپلز پارٹی نے ان کے والد کو قتل کرایا ہے اور انہوں نے کبھی پیپلز پارٹی یا بے نظیر کی طرف کوئی رجحان یا رغبت ظاہر نہیں کی وہ اگر پیپلز پارٹی سے اتحاد کی مخالفت کرتے ہیں تو بات کچھ سمجھ آتی ہے اگرچہ ان کا معاملہ بھی اصولی بنیادوں پر نہیں بلکہ ذاتی اور خاندانی وجوہ کی بنا پر ہے۔ جہاں تک میاں اظہر‘ خورشید محمود قصوری‘ عابدہ حسین‘ فخر امام کا معاملہ ہے ان کے کسی نہ کسی حوالہ سے کم از کم بے نظیر سے ذاتی تعلقات رہے ہیں۔ میاں اظہر نے اپنی بیٹی کی شادی پر محترمہ کو مدعو کر کے میاں نواز شریف کو ناراض کر لیا تھا اور بے نظیر کے تاخیر سے آنے کی وجہ سے مہمانوں کو انتظار کی خاصی زحمت اٹھانا پڑی تھی۔ خورشید محمود قصوری پیپلز پارٹی کے ساتھ کئی اتحادوں میں

پاکستانی سیاست میں غیرت و حمیت نہیں' بے اصولی اصل الاصول ہے

رہے جن میں ایم آر ڈی اور پی ڈی اے کا اتحاد بھی شامل ہے۔ عابدہ حسین اور فخر امام نے ۱۹۸۶ء میں لندن سے بے نظیر کے واپس آنے پر اس کے اعزاز میں عشائیہ دیا تھا وغیرہ وغیرہ۔ لہٰذا یہ بات قطعی طور پر غلط ہے کہ مسلم لیگ کا ہم خیال گروپ پیپلز پارٹی سے بُعد کی بنا پر میاں نواز شریف کی مخالفت کر رہا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان سب حضرات کو میاں نواز شریف کے دور میں کسی نہ کسی انداز میں ذاتی سطح پر زک پہنچی اور اب وہ بھی حساب برابر کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ گویا معاملہ یہاں بھی ذاتی ہے' قطعی طور پر ملکی مفاد یا کوئی اصول پسندی ان اختلافات کا باعث نہیں۔

افسوسناک ترین معاملہ نواب زادہ نصر اللہ خان کا ہے۔ لے دے کر یہ ایک ایسی شخصیت تھی جس کے بارے میں ہم کہا کرتے تھے کہ وہ سیاست کے مخلص کھلاڑی ہیں حکومتوں سے مفاد حاصل نہیں کرتے اور ان کے بارے میں جو کہا جاتا ہے کہ وہ فوجی دورِ حکومت میں بحالی جمہوریت کی تحریک چلاتے ہیں اور عوامی حکومت کے خلاف محاذ آرائی کو اس حد تک بڑھا دیتے ہیں کہ نتیجہ مارشل لاء کی صورت میں نکلتا ہے ہم اس کی بھی کچھ نہ کچھ تاویل کرتے رہتے تھے۔ انہوں نے نواز شریف کے خلاف یک نکاتی ایجنڈا پر مشتمل جی ڈی اے بنایا اور جب ملک میں جنرل مشرف کی عدم موجودگی میں نواز شریف نے انہیں برطرف کیا تو ایک صحافی کی موجودگی میں اظہار تاسف کرتے ہوئے کہا کہ جنرل مشرف نے ضرورت سے زیادہ پر اعتماد ہونے کا مظاہرہ کیا ہے' انہیں ان حالات میں ملک سے باہر نہیں جانا چاہئے تھا۔ ادھر نواز شریف اور ان کی کابینہ کے بہت سے وزراء ان پر الزام لگاتے تھے کہ بے نظیر دور میں انہوں نے کشمیر کمیٹی کے چیئرمین کی حیثیت سے کرپشن کی ہے اور ان کا بیٹا نواب زادہ منصور علی خان پنجاب حکومت کا انتہائی کرپٹ وزیر تھا اور وہ اس کرپشن کے نتیجہ میں ایک مل قائم کر چکا ہے وغیرہ وغیرہ۔ لیکن دونوں اطراف اب ایک دوسرے کی برائیوں سمیت بغلگیر ہو چکے ہیں جبکہ ان میں سے کسی ایک نے دوسرے کو سابقہ الزامات سے بری نہیں کیا۔

بہرحال اسی بے اصول سیاست کے نتیجہ میں اتحاد بھی قائم ہو رہے ہیں اور تقسیم در تقسیم کا عمل بھی جاری ہے۔ ایک طرف مسلم لیگ کے دو گروپ بن چکے ہیں اور دوسری طرف سابقہ جی ڈی اے جو انیس جماعتوں کا اتحاد تھا اس میں سے ۸ جماعتیں الگ ہو کر کسی نئے اتحاد کی تلاش میں ہیں۔ جبکہ علامہ طاہر القادری کی عوامی تحریک اور عمران خان کی تحریک انصاف پہلے ہی جی ڈی اے سے اپنی راہیں الگ کر چکی ہیں۔ بدقسمتی سے ہمارے ہر لیڈر کی سوچ اپنی ذات کے گرد گھومتی ہے۔ یہ اسی کا نتیجہ نکلا ہے کہ ظاہری اتحاد قائم کرنے کے باوجود تقسیم در تقسیم کا عمل جاری ہے۔ اتحاد کے دوران بھی دل ایک دوسرے سے پھٹے رہتے ہیں اور ہر ایک اتحاد اپنے ذاتی اقتدار کی راہ نکالنا چاہتا ہے۔ آہ کاش ہمارے سیاست دان کبھی استحکام پاکستان کی خاطر کوئی اتحاد بنالیں۔ اتحادوں کی تاریخ یہ ہے کہ جگتو فرنٹ سے لے کر تازہ گرینڈ ڈیمو کریٹک الائنس تک تمام اتحاد منفی بنیادوں پر قائم ہوئے۔ لہٰذا ان سے منفی کام ہی ہوئے کوئی مثبت کام سرانجام نہ پا سکا۔

اس بے اصول سیاست اور ان اتحادوں پر تو یہ محاورہ صادق آتا ہے: "اونٹ رے اونٹ تیری کونسی کل سیدھی"۔

رفقاء و احباب کے لئے خوشخبری

مورخہ ۱۱ نومبر ۲۰۰۰ء سے تا اطلاع ثانی آڈیو اور ویڈیو کیسٹس کی قیمتوں میں درج ذیل کمی کی گئی ہے:

1. ٹی ڈی کے : 90 منٹ — 40 روپے
2. ٹی ڈی کے : 60 منٹ — 30 روپے
3. ویڈیو کیسٹ : 180 منٹ — 125 روپے

واضح رہے کہ پاکستانی آڈیو کیسٹس کی قیمت میں کوئی کمی نہیں کی جارہی یعنی 90 منٹ اور 60 منٹ کی قیمت بالترتیب 30 روپے اور 25 روپے رہے گی۔

دعوتِ عمل

رمضان کیسے گزاریں

(۱) **نیت و ارادہ** : رمضان کے روزے رکھنے' تراویح اور اعتکاف کی نیت کرلی جائے۔

(۲) **قرآن مجید سے تعلق** : روزانہ ایک پارہ ترجمہ کے ساتھ تلاوت کی جائے۔ نماز تراویح کا اہتمام ہو۔

(۳) **تقویٰ کا اہتمام** : اللہ کی نافرمانی سے ہر ممکن بچا جائے۔ آنکھ' کان' زبان کا روزہ بھی ہوتا ہے' لہٰذا ان اعضاء کی حفاظت کریں۔

(۴) **نیکی کی جستجو** : نمازیں باجماعت ادا کرنا' مسجد میں جاتے وقت اعتکاف کی نیت کرنا۔ دیگر مسنون اعمال کی پابندی کی جائے تاکہ زیادہ سے زیادہ نیکیاں حاصل ہوں۔

(۵) **قیام لیل** : تراویح کے علاوہ سحری کے وقت بھی تہجد کی نماز کا اہتمام کیا جائے۔

(۶) **ذکر و دعا** : اللہ کے ذکر کی کثرت اور مسنون دعاؤں کا التزام کیا جائے۔

(۷) **شب قدر اور اعتکاف** : شب قدر کی تلاش کی غرض سے اعتکاف کا ارادہ رکھنا چاہئے۔

(۸) **انفاق فی سبیل اللہ** : صاحب نصاب حضرات زکوٰۃ ادا کریں اور ہر شخص اپنی استطاعت کے مطابق صدقات و خیرات دے۔

(۹) **دوسروں کی مدد اور خدمت** : بھوکوں کو کھانا کھلائیں۔ سائل اور محروم کو دیں۔ بھائی بہنوں کے کام آئیں۔

(۱۰) **دعوت الی القرآن** : ذاتی مطالعہ ترجمہ و تفسیر قرآن کے علاوہ دعوت الی القرآن کے پروگرام بھی منعقد کئے جائیں۔ دعوت الی القرآن کی ایک صورت اپنے قریب ہونے والے نماز تراویح کے ساتھ دورۂ ترجمہ قرآن کے پروگرام میں احباب کو شرکت کی دعوت بھی ہو سکتی ہے۔

(مرسلہ : چوہدری انوار الحق)

بچوں کے حقوق اور نظام خلافت

کرپشن کی دلدل میں دھنسے ہوئے حکمران کیسے کسی کے حقوق کی پاسداری کریں گے

پوری دنیا میں ۲۰ نومبر کو بچوں کے حقوق کا عالمی دن منایا گیا۔ اس دن کے منانے کا مقصد یہ ہے کہ بچوں میں سماجی' امتیازی' معاشرتی بیگانگی اور جذباتی عدم تحفظ کے خاتمے کے ساتھ ساتھ انہیں صاف ماحول' بہتر خوراک اور تعلیم کے زیور سے آراستہ کیا جاسکے۔

پاکستان کا شمار ان ممالک میں ہوتا ہے جو بچوں کے حقوق کے عالمی معاہدے کی توثیق کرچکے ہیں' لہٰذا دنیا کے باقی ممالک کی طرح ہمارے ہاں بھی یہ دن پورے اہتمام کے ساتھ منایا جاتا ہے۔ مگر دیگر ترقی پذیر ممالک کی طرح ہم بھی بچوں کے حقوق کے دعویدار ہونے کے باوجود انہیں پوری طرح سے حقوق مہیا کرنے میں ناکام ہیں۔ اس کا جائزہ صرف ایک مثال سے لیا جاسکتا ہے کہ لاہور کے کسی عام علاقے کا بچہ یہ سوچ بھی نہیں سکتا کہ وہ باوجود قابل ہونے کے کبھی ایچی سن کالج کی دہلیز کو کراس کرسکے۔ بلکہ پاکستان کے نادان حکمرانوں کی احمقانہ پالیسیوں کا نتیجہ ہے کہ پاکستان میں ہر سال قریباً ۵ لاکھ بچے غربت' افلاس اور علاج معالجے کی بہتر سہولیات نہ ملنے کی وجہ سے موت کی وادی میں اتر جاتے ہیں اور جو اللہ کے فضل سے بچ جاتے ہیں ان میں سے ۵۰ سے ۷۰ لاکھ کے قریب بچے چائلڈ لیبر کی نذر ہو جاتے ہیں اور صرف ۵۰ فیصد لڑکے اور ۳۰ فیصد لڑکیاں پرائمری تک تعلیم حاصل کرسکتے ہیں۔

پاکستان میں رہنے والے تمام افراد کے (بچوں سمیت) بڑے سنگین مسائل ہیں۔ اس کی وجہ ملک میں نافذ ظالمانہ نظام کے نتیجے میں پیدا ہونے والی معاشی پسماندگی ہے اور اس سے برآمد ہونے والی غربت' بے روزگاری اور ناخواندگی بڑوں کو ہی نہیں بچوں کو بھی جرائم کے راستے پر ڈال رہی ہے۔ جس ملک کی معیشت پر قریباً ۴۰ ارب ڈالرز کے غیر ملکی قرضوں کا بوجھ ہے اور جس کے لئے سالانہ ۱۵۵ ارب روپے کا سود ادا کرنا پڑتا ہو' اس ملک میں بچوں کی صحت ان کی تعلیم اور انہیں صاف ماحول کیسے مہیا کیا جاسکتا ہے' اور جس ملک کے محافظ یعنی حکمران خود کرپشن کی دلدل میں گلے گلے دھنسے ہوئے ہوں جن کے پیش نظر غریب عوام کے خون پسینے کی کمائی سے بھرنے والے ملکی خزانے کی رقم کو لوٹ کر اپنی تجوریوں کی زینت بناتا ہو وہ کیسے کسی کے حقوق کی پاسداری کریں گے۔ ان کی مثال بالکل ویسی ہے جس کا نقشہ نے اس شعر میں کھینچا گیا ہے کہ ؂

ہم بچاتے رہ گئے دیمک سے اپنے گھر مگر
چند کیڑے کرسیوں کے ملک سارا کھا گئے

انسان کے بنائے ہوئے نظام بچوں کے حقوق کی کیا نگہبانی کریں گے کہ جن میں انسانی جانوں کی ہلاکت کے لئے تیار ہونے والے اسلحہ کی تیاری پر اٹھنے والے اخراجات ۳۰ کھرب ڈالرز ہیں جب کہ غربت' افلاس' بیماری اور خوراک کی کمی کا شکار ہونے والے بچوں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے صرف ۸۰ ارب ڈالرز رکھے گئے ہیں۔

قارئین کرام! اللہ کے عطا کردہ اور محمد عربی ﷺ کے نافذ کردہ نظام خلافت کی برکات کو دیکھئے۔ حضرت عمر فاروق ؓ کے دور خلافت میں ایک قافلہ مدینہ منورہ آیا اور شہر سے باہر مقیم ہوا تو آپ خود قافلے کی نگرانی کے تشریف لے گئے۔ اندازہ لگایئے کہ حاکم وقت ایک ایسے

مرزا ندیم بیگ

قافلے کی نگرانی کر رہا ہے جو سرکاری نہیں غیر سرکاری ہے' پہرہ دیتے ہوئے آپ نے ایک شیر خوار بچے کے رونے کی آواز سنی تو آپ نے ماں کو ہدایت کی کہ وہ اسے چپ کرائے اور رونے نہ دے۔ تھوڑی دیر کے بعد پھر آپ وہاں سے گزرے تو بچہ بدستور رو رہا تھا تو آپ نے پھر ماں سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ تم بڑی بے رحم ماں ہو بچے کو چپ کیوں نہیں کراتی ہو۔ ماں نے جواب دیا کہ آپ کو حقیقت کا علم نہیں ہے اصل بات یہ ہے کہ امیرالمومنین حضرت عمر ؓ نے حکم دیا ہے کہ جب تک شیر خوار بچے دودھ پینا نہ چھوڑ دیں' اس وقت تک ان کا وظیفہ بیت المال سے مقرر نہ کیا جائے لہٰذا اس کا وظیفہ مقرر کرانے کے لئے میں زبردستی اس کا دودھ چھڑا دیا ہے اور اسی وجہ سے بچہ رو رہا ہے۔

ہمارے حکمرانوں کے لئے حضرت عمر فاروق ؓ کا خاتون کا اس بات کو سننے کے بعد طرز عمل قابل غور ہے کہ آپ پر رقت طاری ہو گئی اور آپ نے کہا کہ ہائے عمر! تو نے کتنے بچوں کا خون کیا ہو گا۔ اس واقعہ کے بعد آپ نے شہر میں اعلان کرا دیا کہ جس دن کوئی بچہ پیدا ہو اسی وقت سے اس کا وظیفہ بیت المال سے مقرر کیا جائے۔

ایک مرتبہ آپ ؓ گشت کر رہے تھے اور آپ ؓ کے ساتھ آپ کا غلام اسلم بھی تھا۔ آپ ؓ نے دیکھا کہ عورت کچھ پکا رہی تھی اور بچے رو رہے ہیں آپ ؓ نے بچوں کے رونے کی وجہ ان کی ماں سے دریافت کی تو پتہ چلا کہ بچوں کو کئی وقت سے کھانا نہیں ملا ہے اور وہ بھوک سے بے تاب ہو کر رو رہے ہیں۔ میں نے ان کا دل بہلانے کو خالی ہانڈی میں پانی ڈال کر اسے چولہے پر چڑھا دیا تاکہ انہیں حوصلہ رہے اور یہ سو جائیں۔

حضرت عمر یہ بات سن کر فوراً بیت المال آئے اور آٹا' گوشت' گھی اور کھجوریں نکالیں اور اپنے غلام سے کہا کہ یہ چیزیں میری پشت پر لاد دو۔ اسلم نے کہا کہ امیرالمومنین میں کس لئے ہوں میں یہ چیزیں اٹھا لیتا ہوں۔ آپ ؓ نے فرمایا کہ تم قیامت میں میرے گناہوں کا بوجھ نہ اٹھا سکو گے لہٰذا یہ کام مجھے ہی کرنا ہے۔ چنانچہ حضرت عمر ؓ خود سامان اٹھا کر اس عورت کے گھر گئے۔ عورت نے آٹا گوندھا اور ہانڈی چڑھائی۔ حضرت عمر ؓ نے آگ جلائی اور کھانا پکنے تک چولہا پھونکتے رہے۔ جب تک کھانا تیار نہیں ہوا اور بچوں نے کھا نہیں کھا لیا اس وقت تک وہیں بیٹھے رہے۔ جب بچے کھانا کھا چکے اور کھیلنے کودنے لگے اور آپ نے یہ عالت دیکھی تو بے حد خوش ہوئے اور واپس آکر ان بچوں کا وظیفہ مقرر کر دیا۔

قارئین محترم! دنیا میں رائج انسانی حقوق کے خالی خولی دعوے کرنے والے غیر اسلامی نظام کسی کو کیا حقوق دیں گے۔ یہ تو خود منافقت کا پلندہ ہیں۔ اس منافقت کو شاعر مشرق نے ان الفاظ میں آشکار کیا ؂

تو نے کیا دیکھا نہیں مغرب کا جمہوری نظام
چہرہ روشن اندروں چنگیز سے تاریک تر

لہٰذا ہماری بقاء اسی نظام میں ہے جس کا نفاذ خود نبی اکرم ﷺ اور ان کے صحابہ کرام ؓ نے کیا۔ ہمیں اس کے نفاذ کی جدوجہد میں پوری تندہی سے لگ جانا چاہئے۔ اللہ ہمیں اس کام کو سرانجام دینے کی ہمت اور توفیق عطا فرمائے۔ آمین

دعائے مغفرت

امیر تنظیم اسلامی حلقہ سندھ زیریں محمد نسیم الدین کے والد بزرگوار رضی الدین صاحب قضائے الٰہی سے انتقال کر گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور ان پر حساب کتاب آسان فرما کر انہیں جنت الفردوس میں داخل فرمائے۔ آمین

رفقاء و احباب سے مرحوم کے لئے دعاؤں کی درخواست ہے۔

کراچی پر عیسائیت کی یلغار

۱۱ ماہ میں روشنیوں کے شہر میں ۷ ہزار مسلمان عیسائی بنا لئے گئے' روزنامہ امت کی رپورٹ

مسلمانوں کو عیسائیت کی جانب راغب کرنے کے لئے پاکستان میں غیر قانونی طور پر دو خفیہ ریڈیو اسٹیشن بائبل ریڈیو اور فیبا ریڈیو کام کر رہے ہیں جو ملک بھر میں عیسائیت کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ مذکورہ بالا ریڈیو اسٹیشنوں کو فیصل آباد اور بلوچستان کے علاقے سے کنٹرول کیا جا رہا ہے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ گزشتہ برس کراچی کے ۵ ہزار ۲۷ مسلمانوں کو عیسائی بنایا گیا جبکہ رواں سال کے گیارہ مہینوں میں اب تک ۷ ہزار ۱۹ افراد کو عیسائی بنایا گیا ہے۔ باخبر ذرائع سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق عیسائیوں نے پاکستان میں اچانک اپنی سرگرمیاں تیز کر دی ہیں اور ملک بھر میں مسلمانوں کو عیسائیت کی جانب راغب کرنے کے لئے عیسائی لابی کا ایک مخصوص ٹولہ سرگرم ہے۔ بائبل ریڈیو کے ذریعے عیسائیوں کی عبادت کے طریقے بتائے

رمضان المبارک میں انجیل کے تراجم مساجد میں رکھنے کا منصوبہ بنالیا گیا

جاتے ہیں جبکہ پادریوں کی تقاریر بھی نشر کی جاتی ہیں۔ مذکورہ بالا ریڈیو ملک بھر میں سنا جاتا ہے۔ جبکہ عیسائیوں کا دوسرا خفیہ ریڈیو فیبا ریڈیو ہے جو دن میں صرف ۱۴ گھنٹے اپنی نشریات جاری رکھتا ہے یہ ریڈیو روزانہ صبح ۷ بجے سے رات ۹ بجے تک اپنی نشریات میں عیسائی عبادات کے طریقے اور عیسائی مذہب کے حوالے سے معلوماتی پروگرام نشر کرتا ہے۔ جبکہ اس ریڈیو پر مسلمان سے عیسائی ہونے والے افراد کے انٹرویوز بھی نشر کئے جاتے ہیں جو من گھڑت کہانیاں سنا کر آخر میں کہتے ہیں کہ وہ مذہب اسلام چھوڑ کر عیسائی مذہب میں شامل ہو گئے ہیں۔

ذمہ دار ذرائع سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق ۱۹ نومبر کو فیبا ریڈیو سے پروگرام رو برو نشر ہوا جس کی میزبانی فادر ایڈرسن کر رہے تھے۔ اس پروگرام میں ایک ایسے عیسائی کو بلایا گیا تھا جو پہلے مسلمان تھا۔ اس نے فادر ایڈرسن کو بتایا کہ وہ پولیو کے مرض کے باعث چلنے پھرنے سے قاصر تھا' اسے کسی نے مشورہ دیا کہ چرچ میں جاکر دعا کرے اور پادری کے سامنے اپنے گناہوں کا سچے دل سے اعتراف کرے تو وہ ٹھیک ہو جائے گا۔ مذکورہ بالا شخص جس نے اپنا نام عبدالستار بتایا تھا دعویٰ کیا کہ اس نے چرچ میں جاکر دعا کی اور فادر کے سامنے اپنے تمام گناہوں کی معافی مانگی جس کے بعد وہ اچانک چلنے پھرنے لگا۔ عبدالستار نے بتایا کہ وہ کئی برسوں سے پولیو کا علاج کرا رہا تھا لیکن اس کو صحت یابی حاصل نہیں ہو رہی تھی۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ کراچی میں فیبا ریڈیو شاہراہ فاطمہ جناح پر واقع ٹرینٹی چرچ میں قائم ایک اسٹوڈیو سے کنٹرول کیا جاتا ہے۔ اس سروس کے ذریعے زبور اور توریت سے دعائیہ کلمات' اسلام کے خلاف پراپیگنڈہ اور قرآن کی آیات سے مسیحیت کی حقائق ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

ان مصدقہ ذرائع سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق گزشتہ برس یعنی ۱۹۹۹ء میں ۵ ہزار ۲۷ مسلمانوں کو عیسائی کیا گیا تھا جب کہ ایک اندازے کے مطابق سال رواں کے گیارہ مہینوں میں ۷ ہزار ۱۹ افراد کو مسلمان سے عیسائی کیا گیا۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ مذکورہ ریکارڈ ایک حساس ادارے کے پاس محفوظ ہے اور مسلمان سے عیسائی ہونے والوں کے نام اور ان کے پتے بھی حساس ادارے کے پاس موجود ہیں۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ پاکستان میں عیسائیت کی تبلیغ کی ذمہ داری پاسٹر مختار مبشر مسیح کے ذمے ہے جو اسلام آباد میں رہائش پذیر ہے جبکہ سندھ میں مسلمانوں کو عیسائیت کی جانب راغب کرنے کی ذمہ داری پادری ڈاکٹر سیمن سلوم کی ہے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ پادری ڈاکٹر سیمن سلوم کی رہائش سی آئی اے صدر کے قریب واقع ہے اس سے قبل وہ گوجرنوالہ کے یونائیٹڈ چرچ میں پادری کے فرائض سرانجام دیا کرتا تھا۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ ڈاکٹر سیمن گزشتہ دو برس سے کراچی میں مقیم ہیں اور مسلمانوں کو عیسائیت کی جانب راغب کر رہے ہیں۔ کراچی میں ناظم آباد کے علاقے میں قائم یوسف مسیح نامی عیسائی شخص کے پرنٹنگ پریس سے ۲۰۰ بائبل کتابوں کا اردو ترجمہ چھپوایا گیا ہے جبکہ ہولی نیس چرچ آف پاکستان کی ایک کتاب کے اردو ترجمے کی ۵۰۰ جلدیں تیار کرائی گئی ہیں جو شہر بھر میں تقسیم کی جائیں گی۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ صدر میں واقع رینبو سینٹر سے اردو زبان میں مقدس کتاب انجیل اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسلام کے بارے میں آڈیو اور ویڈیو کیسٹ کی ڈیڑھ ہزار کاپیاں تیار کرائی گئی ہیں جو مسلم آبادیوں میں فری تقسیم کی جائیں گی۔ ایک ذمہ دار ذرائع نے انکشاف کیا ہے کہ عیسائیوں کا ایک گروہ پادری جان عمانو خان کی سربراہی میں مساجد کے اندر کتاب انجیل اور اس کے اردو ترجمے رکھ رہا ہے۔ جس سے سخت اشتعال پھیلنے کا خدشہ ہے۔ ذرائع کے بقول ماہ رمضان المبارک کے موقع پر مساجد میں کتاب انجیل کی تقسیم کا منصوبہ بنایا گیا ہے تاکہ شہر میں بڑے پیمانے پر مذہبی فسادات کرائے جاسکیں۔

کراچی یونیورسٹی میں دو ایسے گروہوں کا بھی انکشاف ہوا ہے جس میں نوجوان لڑکے اور مختلف لڑکیوں کو مختلف طریقوں سے عیسائی مذہب میں شامل کیا جا رہا ہے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ جامعہ کراچی میں مسلمانوں کا عیسائی کرنے والے ایک گروہ کا سرغنہ کامران جان ہے جو مسیح ہے۔ اس کا گروہ جامعہ کراچی میں نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کو محبت کے جال میں پھنسا کر ان کو جبری عیسائی کرتا ہے۔ اس گروہ میں چار لڑکیاں اور پانچ لڑکے شامل ہیں۔ کراچی میں سولہ (۱۶) این جی اوز بھی عیسائیت کی تبلیغ میں مصروف ہیں جن کے بارے میں حساس ادارے معلومات جمع کر رہے ہیں۔

دعائے مغفرت

ساہیوال کے رفیق تنظیم جناب حافظ طاہر رفیق کی والدہ قضائے الٰہی سے انتقال کر گئی ہیں۔ رفقا و احباب سے مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت اور درجات میں بلندی کی درخواست ہے

ضرورتِ رشتہ

رفیق تنظیم اسلامی کی عزیزہ' عمر ۲۶ سال' خوبصورت' دراز قد' تعلیم بی اے اور خانہ داری میں ماہر کے لئے مناسب رشتہ درکار ہے۔

رابطہ : ابو عمران معرفت دفتر تنظیم اسلامی
1/ 20 فیض آباد ہاؤسنگ سکیم' نزد فلائی اوور برج
4 / 8-I۱ اسلام آباد

عمر ۲۱ سال' تعلیم ایف اے' صوم و صلوٰة کی پابند' باپردہ لڑکی کے لئے دیندار گھرانے کے ترجیحاً تنظیم سے منسلک لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔ رابطہ : سید فاروق احمد
معرفت مدیر ندائے خلافت' لاہور فون : 5869501-03

سائنسی تجربات اور امریکہ کا سفاکانہ طرزِ عمل

رعنا ہاشم خان

آج کا امریکہ جہاں انسانی جانوں کے تحفظ پر بڑے بڑے مقالے لکھے جاتے ہیں' سیمینار منعقد ہوتے ہیں' دھواں دھار تقاریر کی جاتی ہیں' کس طرح انسانی جانوں کی قیمت پر سائنسی تجربات کر کے مادیت کے بامِ عروج پر کھڑا ہے' آیئے دیکھتے ہیں :

برطانوی اخبار گارجین نے اپنے ایک صحافی Patrick Tierney کی ماہِ نومبر میں شائع ہونے والی کتاب "Darkness in El Dorado" سے چند انسانیت سوز مظالم پر مبنی اقتباسات شائع کئے ہیں۔ ان اقتباسات اور اس کتاب کی اشاعت نے Anthorpology یعنی انسانوں سے متعلق علم کے ماہرین کے ساتھ ساتھ عام پبلک کو بھی ہلا کر رکھ دیا ہے۔

رپورٹ کے مطابق امریکہ نے خسرہ (measels) کے تجربات کرنے کے لئے انتہائی سفاکی کے ساتھ برازیل اور وینزویلا کے Yano unamo Indians قبائل کے سینکڑوں قبائلیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ مزے کی بات یہ ہے کہ امریکی سائنسدانوں کو ان تجربات کے لئے فنڈز امریکہ کے ایٹمی توانائی کمیشن نے فراہم کئے تھے۔

اس ظالمانہ پراجیکٹ کے لئے یو ایس اے اٹامک انرجی کمیشن کی جانب سے فنڈنگ کا مطلب صاف ظاہر کرتا ہے کہ امریکی حکام تمام معاملات سے بخوبی واقف تھے۔ مشہور امریکی سائنس دان جیمس نیل (James Neel) جو اس سال کے شروع میں مر چکا ہے' اس پراجیکٹ میں اپنی ماتحتی میں کام کرنے والے ماہرین کو صاف صاف کہہ دیتا تھا کہ موت کے منہ میں جانے والے کسی باشندے کو بچانے کی کوئی کوشش نہ کی جائے' صرف مشاہدہ کرو اور ریکارڈ رکھو۔ ان تجربات کے لئے امریکہ نے برازیل اور وینزویلا کی حکومتوں سے اجازت حاصل کرنا بھی ضروری نہیں سمجھا' جبکہ قانوناً ایسا کرنا ضروری تھا۔ صرف اسی پر موقوف نہیں بلکہ آج دنیا میں پھیلے ہوئے کئی مہلک امراض کے بارے میں امریکی سائنس دانوں کو یہ یقین ہے کہ یہ امریکہ کے ۱۹۴۰ء کی دہائی سے لے کر اب تک کئے گئے ۲۰۴ خفیہ ایٹمی دھماکوں کے نتیجے میں تحفتاً دنیا کو ملے ہیں۔ ان ۲۰۴ ایٹمی دھماکوں کو کرنے کے لئے ۶۰۰ شہروں پر ریڈیائی تابکاری کے تجربات کئے گئے۔ اس وقت جبکہ دنیا میں ۸۰ کروڑ سے زائد افراد خوراک کی کمی کا شکار ہیں "سپر پاور" امریکہ "ایک انسان کی ہلاکت پوری انسانیت کا قتل ہے" کا نعرہ لگاتا ہوا اپنے ایٹمی دھماکوں پر کئی کئی بلین ڈالر خرچ کر دیتا ہے۔ امریکہ کی جیلوں میں سیاہ فام امریکیوں پر ہولناک سائنسی تجربات کئے جاتے ہیں' امریکی اسٹیٹ میساچوسٹس میں ۶۲ کمسن بچوں کو جو کہ بالکل نارمل تھے' زبردستی دماغی طور سے کمزور قرار دے کر تابکار غذا کھلائی گئی' کئی ہسپتالوں میں اینٹی بائیوٹک دواؤں کے باوجود مریضوں کو ان سے محروم رکھ کر تجربات کئے گئے جس کے نتیجے میں ۴۰۰ غریب سیاہ فام امریکی ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر گئے۔ ۱۵۰ سیاہ فاموں کے جسموں پر تابکار ریزیز چھوڑی گئیں حتیٰ کہ وہ ختم ہو گئے۔ امریکہ مادی ترقی کی دوڑ میں آج روحانی اندھیروں کے قعرِ مذلت میں گر چکا ہے :

"ان کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے (شب تاریک) میں آگ جلائی' جب آگ نے اس کے ارد گرد کی چیزیں روشن کر دیں تو اللہ نے ان لوگوں کی روشنی (بینائی) سلب کر لی اور ان کو اندھیروں میں چھوڑ دیا کہ کچھ نہیں دیکھتے"۔ (سورۃ البقرۃ)

ہمیں یقین ہے کہ امریکہ کے ان سیاہ کرتوتوں پر ہٹلر' ہلاکو اور چنگیز خان کی روحیں بھی ہاتھ ملتی رہ جاتی ہوں گی۔

تنظیم اسلامی کا پیغام
نظام خلافت کا قیام

صیام وقیام رمضان

دورانِ رمضان دورۂ ترجمہ قرآن کے پروگرام (قسط : ۲)

حلقہ بالائی سندھ

- مدرس : جناب غلام محمد سومرو صاحب
- بمقام : مکان نمبر ۲۔ اے' پروفیسرز ہاؤسنگ سوسائٹی شکارپور روڈ سکھر
- پروگرام : بعد نماز تراویح
- مدرس : جناب سہیل خورشید صاحب
- بمقام : مکان نمبر A-484/1 شاہی بازار پرانا سکھر
- پروگرام : بعد نماز تراویح (مختصر تشریح' تقریباً آدھا گھنٹہ)
- مدرس : جناب فضل اللہ مہیر صاحب
- بمقام : ملاعلی تعلقہ پنوعاقل
- پروگرام : بعد نماز تراویح
- مدرس : ڈاکٹر خان علی لغاری صاحب
- بمقام : رہائش گاہ ڈاکٹر علی خان لغاری نزد نیو بس اسٹینڈ دادو
- پروگرام : مکمل ترجمہ و تشریح
- مدرس : احمد صادق سومرو
- بمقام : جامع مسجد' شاہ پنجو
- پروگرام : ترجمہ اور مختصر تشریح
- مدرس : منظور لاکھیر صاحب
- بمقام : مسجد کلن جوگوٹھ تعلقہ میہڑ ضلع دادو
- پروگرام : بعد نماز تراویح
- مدرس : جناب عبدالرحمٰن پنہور
- بمقام : کمال خان پنہور' تعلقہ وضلع دادو
- پروگرام : ترجمہ بعد نماز تراویح

حلقہ پنجاب شمالی

تنظیم اسلامی' اسلام آباد

- مدرس : حافظ عاطف وحید
- بمقام : بر مکان عظمت ثاقب صاحب' 223۔ مارگلہ روڈ F-10/3
- پروگرام : مع نماز تراویح

تنظیم اسلامی' راولپنڈی شرقی

- مدرس : جناب عبدالواحد صاحب
- بمقام : بر مکان محمد قدیر عباسی' مکان 15 گلی نمبر 5' سیکٹر II' النور کالونی راولپنڈی
- پروگرام : مع نماز تراویح

تنظیم اسلامی' راولپنڈی کینٹ

- مدرس : جناب شمس الحق اعوان صاحب
- بمقام : ٹاؤن میری ڈیل پبلک سکول عقب پاکستان ٹینٹ سروس ڈھوک سیداں راولپنڈی کینٹ
- پروگرام : مع نماز تراویح

بورے والا

- بمقام : غنی ہاسپٹل بورے والا
- پروگرام : بعد نماز تراویح' بذریعہ ویڈیو کیسٹ

کاروان خلافت منزل بہ منزل

نائب امیر تنظیم اسلامی حافظ عاکف سعید صاحب کا دورۂ کراچی

امیر حلقہ محمد نسیم الدین کی درخواست پر نائب امیر محترم عاکف سعید صاحب ۵ نومبر کی دوپہر کراچی پہنچے۔ امیر محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب یہ توقع رکھتے ہیں کہ ان شاء اگلی نسل اس ملک میں اسلامی انقلاب برپا کردے گی۔ لہٰذا ہماری دعا ہے کہ جانشین امیر محترم عاکف سعید ہی ع اگر پدر نتواند پسر تمام کند کے مصداق بن جائیں۔

نائب امیر محترم کا پہلا پروگرام ہفتہ کی شب نئے تشکیل شدہ تنظیم ہال میں رفقاء کے ساتھ ملاقات تھی۔ انہوں نے سورۂ شوریٰ کی آیات ۳۶ تا ۴۱' سورۂ فتح کی آخری آیت اور سورۂ مائدہ کی آیت ۵۴ کے حوالے سے اقامت دین کی جدوجہد کرنے والوں کے مطلوبہ اوصاف بیان فرمائے۔ قابل غور بات انہوں نے یہ فرمائی کہ منتخب نصاب نمبر ۲ کی رفقاء کے لئے بڑی اہمیت ہے لہٰذا اس میں شامل دروس کی تکرار ہوتی رہنی چاہئے۔ اس کے بعد سوال و جواب کی نشست ہوئی۔ جو باتیں سامنے آئیں ان میں اولمپک پر نعیم اخترعدنان کا مضمون بھی تھا۔ راقم کا یہ خیال ہے کہ "مدرسِ قرآن انسان کے بنیادی مطلوبہ اوصاف کو بیان کرتے ہوئے لغو سے بچنے کی تلقین کرے۔ اسے اولمپک جیسے لغو شغل میں نہ تو تحریر اور نہ ہی ٹی وی کے ذریعہ ملوث ہونا چاہئے۔ گویا بھائی نعیم اخترعدنان سے "آ بیل مجھے مار" والی حرکت سرزد ہوگئی ہے۔ یہ بھی کہا گیا کہ ندائے خلافت میں صرف تعریفی خطوط شائع ہوتے ہیں۔ محترم نصیر احمد فاروقی صاحب نے مرزا ایوب بیگ کے کراچی کے حوالے سے مضامین کو دعوت کی راہ میں رکاوٹ قرار دیا۔ اسی اعتراض پر مشتمل ایک خط ندائے خلافت میں شائع ہو چکا ہے لہٰذا صرف تعریفی خطوط کی اشاعت کی اسی لمحے گویا تردید ہوگئی۔ محترم نوید مزمل صاحب سوال کرنے میں پیش پیش تھے۔ تنظیم اسلامی کے مظاہروں میں نعروں کی تجویز کی منظوری کے حوالے سے انہوں نے اپنے خدشات کا اظہار کیا خوشی کی بات ہے کہ ہمارے رفقاء اپنی سرگرمیوں پر ناقدانہ نظر رکھتے ہیں۔ خواتین کی تحریکی ذمہ داریوں کے حوالے سے امیر محترم کے خیالات میں تبدیلی کے سوال پر محترم عاکف سعید صاحب نے پورا پس منظر بیان فرمایا۔

دوسرے دن صبح گیارہ بجے قرآن اکیڈمی میں محفل الہدیٰ پروگرام میں محترم عاکف سعید صاحب نے سورۂ بنی اسرائیل کی آیات نمبر ۹ تا ۲۲ پر ایک تفصیلی درس دیا اور آخر میں ماہ رمضان کو شہر قرآن قرار دیتے ہوئے انہوں نے رفقاء کو تاکید کی کہ وہ کراچی میں ہونے والے دورۂ ترجمہ قرآن کے پروگراموں میں نہ صرف خود بھرپور شرکت کریں بلکہ اپنے حلقۂ احباب کو بھی ان میں شامل ہونے کی ترغیب دیں۔ (رپورٹ : محمد سمیع)

اسرہ مردان میں "ایمان کے تقاضے" کے موضوع پر دعوتی پروگرام

تنظیم اسلامی حلقہ سرحد شمالی کے دعوتی پروگراموں کے ضمن میں اسرہ مردان کی سطح پر ایک دعوتی پروگرام ماہ ستمبر میں منعقد ہوا۔ پروگرام کے لئے راقم نے پریمیر شوگر ملز مردان میں دعوتی مہم چلائی اور لوگوں کو پروگرام میں شرکت کی دعوت دی۔

پروگرام کا آغاز نماز مغرب کے بعد ڈاکٹر حافظ محمد مقصود کی تقریر سے ہوا۔ موضوع "ایمان کے تقاضے" تھا۔ آپ نے بورڈ کے ذریعے موضوع کی وضاحت کی۔ شرکاء نے بڑی دلجمعی سے پروگرام کو سنا اور پسندیدگی کا اظہار کیا اور تقاضا کیا کہ ایسے پروگرام ہونے چاہئیں۔ آخر میں سوال وجواب کی نشست ہوئی۔ (رپورٹ : معین جان)

کراچی کی تنا ظیم کی ماہانہ شب بسری

کراچی کی تنا ظیم کی ماہانہ شب بسری کا انعقاد ۱۴ اور ۱۵ اکتوبر کو قرآن اکیڈمی کراچی میں ہوا۔ پروگرام کا آغاز بعد نماز عشاء ہوا۔ ابتداء میں جناب اعجاز لطیف صاحب نے منہج انقلاب نبوی پر عمدہ لیکچر دیا۔ جس میں اہم نکات کو نہ صرف سلائیڈ کے ذریعہ Screen پر پیش کیا جاتا رہا بلکہ انہوں نے حاضرین کی دلچسپی کو برقرار رکھنے کے لئے سوالات کے ذریعہ ان کی شمولیت کو یقینی بنایا۔ بعد میں تنظیم اسلامی کراچی شرقی نمبر ۱ کے امیر جناب وسیم صاحب نے "خیانت چشم" کے موضوع پر درس دیا۔ انہوں نے قرآن اور احادیث کی روشنی میں حاضرین کو نگاہوں کی خیانت کے دور رس برے نتائج سے خبردار کیا اور اس طرح رات کی نشست کا اختتام رات پونے گیارہ بجے ہوا۔

تقریباً صبح چار بجے شرکاء بیدار ہوئے اور انہوں نے نماز فجر تک انفرادی طور پر نوافل اور تلاوت قرآن حکیم کا اہتمام کیا۔ بعد نماز فجر تنظیم اسلامی کراچی جنوبی کے نقیب جناب شجاع الدین شیخ صاحب نے "حرمت سود" کے موضوع پر درس حدیث دیا اور نہایت پراثر انداز میں سود کی شناعت کا احساس دلایا۔ ناشتے کے بعد ساڑھے آٹھ بجے امیر تنظیم حلقہ سندھ جناب محمد نسیم الدین صاحب نے نظام العمل کے بقیہ نکات کو مکمل کیا۔ جس کی ابتداء انہوں نے سابقہ شب بسری میں کی تھی۔ اس کے بعد جناب انجینئر نوید احمد صاحب نے "سورۃ حم السجدۃ کی آیات ۳۰ تا ۳۶" پر لیکچر دیا۔ بعدازاں جناب محمد نسیم الدین صاحب نے اختتامی گفتگو کے دوران حاضرین کو لاہور میں مجلس شوریٰ کے اجلاس منعقدہ ۸ تا ۱۰ اکتوبر کے چیدہ چیدہ فیصلوں سے آگاہ کیا اور اس طرح تقریباً گیارہ بجے یہ پروگرام دعائے مسنونہ پر اختتام پذیر ہوا۔

اسرہ گارڈن ٹاؤن لاہور کا تربیتی و تنظیمی اجتماع

اسرہ گارڈن ٹاؤن لاہور اپنے رفقاء و احباب کی تربیت کے لئے ہر ماہ دو پروگرام منعقد کرتا ہے۔ ماہ نومبر کا پہلا دعوتی و تنظیمی اجتماع جمعہ ۱۰ نومبر کو بعد نماز مغرب کرنل ریاض الحق صاحب کے گھر منعقد ہوا۔ پروگرام دو حصوں پر مشتمل تھا۔ پہلا حصہ رفقاء و احباب دونوں کے لئے جبکہ دوسرا صرف رفقاء کے لئے ترتیب دیا گیا تھا۔ پہلے حصے میں درس قرآن کا اہتمام تھا جس میں رفقاء و احباب نے شرکت کی۔ درس کی سعادت اسرہ کے نائب نقیب محمد اقبال صاحب نے حاصل کی۔ انہوں نے سورۂ صف کی آخری آیات کا ترجمہ اور مختصر تشریح بیان کی۔ نماز عشاء کی ادائیگی کے بعد پروگرام کے دوسرے حصے کا آغاز ہوا۔ آغاز درس حدیث سے ہوا۔ نقیب اسرہ کرنل (ر) ریاض الحق نے "مجموعہ احادیث نبویہ" کے دیباچہ سمیت ابتدائی احادیث پڑھ کر سنائیں۔ بعد ازاں اسرہ کے رفیق جناب عرفان طاہر نے فرائض دینی کا جامع تصور واضح کیا۔ نائب نقیب اسرہ محمد اقبال صاحب نے رفقاء کے دینی معمولات کا جائزہ لیا۔ ریاض الحق صاحب نے ادعیہ ماثورہ کی یاد دہانی کرائی۔ آخر میں نقیب اسرہ نے رفقاء کی کھانے سے تواضع کی۔

(رپورٹ : انور کمال میو)

اسرہ ٹھکر یوالی کا دعوتی پروگرام

جامع مسجد ٹھکر کے میں بعد نماز عشاء ۳/ اکتوبر کو ایمان کی اصل حقیقت کے عنوان پر سورۃ النور کے حوالے سے راقم نے درس دیا' جس میں ۲۵ حاضرین موجود تھے۔ جمعہ کے روز راقم نے خطاب جمعہ میں مسلمانوں کے دینی فرائض کے عنوان پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ خطاب جمعہ کے دوران ۱۵۰ احباب کی حاضری تھی اور انہوں نے اس موضوع کی اہمیت و افادیت کو سراہا۔

(رپورٹ : امان اللہ خان)

ضرورت رشتہ

جٹ فیملی سے تعلق' لیڈی ڈاکٹر' عمر ۲۴ سال کے لئے جو ہاؤس جاب کر رہی ہے مناسب رشتہ درکار ہے۔ لڑکا دیندار ہو۔ ڈاکٹر کو ترجیح دی جائے گی۔

برائے رابطہ : 0451/214704

the range, extent and nature of any battles for rights and justice for Muslims can be reasonably honoured, justified and permitted.

This can happen when the Jehad forces review whether they have established their movement manifesto and war line based on Shariat and counseling required to seek overall Islamic approval and ascertain that majority opinion is sought before they go ahead with their policies and course of actions? They must see and ensure if their decisions are made with consent of majority, and not based on personal whims and pleasures of certain limited individuals or groups.

If the Jehad wagers are in a certain part, have similar viewpoints and mission, why are not they united under a single leadership. If they do not gather under a single leadership, their purpose cannot be achieved. If it is, accidentally, then professional rivalries and personal sufferings will divide their ranks and file.

Secondly, for the second vital suggestion by Dr. Sahib, the Jehad forces in adopting unarmed and tranquil way to Jehad must opt for the method of invitation and reformation in order to win the public opinion in their own favour. The Jehad commandoes must refrain from all forms and dimensions of threats and force. They must above all keep in all this the excelled model of simplicity and grace of their great Prophet Hazrat Muhammad (SAW) and act as humble hence superior servants of Allah.

Muslim leaders must enliven in conscience of their Jehad warriors an important sense that human lives are most valued, that in Allah's cosmic laws, after polytheism or associating other gods with Allah, the biggest crime is to unjustly murder a human being.

Qur'an has established that murder of a human being is like the murder of entire humanity.

In this law, all human beings are alike, whether they be Muslims or non-Muslims. This is an unpardonable crime. Those who commit such crimes are punished within eternal hell.

The Jehad leaders must train their followers and ensure that they are not lawbreakers of their own religion, of their own land or country, or of any other nation in the world, under any circumstances.

Their minds must be clear with this reality that Shariat requires that the right to enforce laws is possessed by social Muslim constitution alone. The Muslims in countries where they are in minority cannot enforce Islamic laws by discarding prevalent national laws there. For instance, they can invite attention about wrongdoing of some munkir or non-Muslim to their governments, they can suggest ways for reforms, they can pave through legitimate means the way for favourable public opinion on issues, but they cannot as minority try to take laws into their own hands nor enforce the laws of their own liking and preference.

If they engage in such acts under the banner of Jehad, under Shariat laws they will be considered as *Mufsid Fil Ard* (corrupt persons on earth). Moreover, they will be in this case considered as criminal elements before the social discipline of Muslims and before the audience of Allah the Al-Mighty.

The proper path to reform the authorities in power is to properly express and advise the needful to be done. Media, including books, newspapers, magazines, radio, television or any other communicating media can be properly and beneficially used for winning public opinion.

Muslim leaders must refrain from all destructive forms of protest. The agitators must regard the exemplary behaviour of their own Prophet (SAW) and his companions as their own model. In the entire history of struggle of the Prophet, not a single incident has taken place which could indicate a hint of any destructive activity. ***(Courtesy: Trade Cronicle, Karachi)***

(The International Sanctions against Iraq that have been sponsored by the Unites States for the sole purpose of furthering its national interest have caused the death of countless Iraqi children. The Poem draws attention to Clinton's hypocrisy who never tires of claiming he is committed to peace.)

FOR WHAT CRIME WAS SHE KILLED (*Al-Qur'an 81:9*)

I see blood on the white house carpet
Blood on the President's tie
For he's the one who killed her
To watch the mother cry
Her grave, it bears his name
In Black and white carved
For what crime was she killed?
For what crime was she starved?
Come watch with me a while
Come watch his bloody smile
He snatched it from her face
To paste it on his own
It was oil that he was after
So he sucked it from her bones
In the darkness of the grave
Thousands others were laid
For the glorious peace keeping
For the sacred Crusade

(By: Amina Nasim Khawaja)

Those engaged in Jehad should review whether all their activities are sanctioned by Islam

According to Daily "Jang", Karachi Minister for Interior General Moinuddin Haider has cautioned the people about the possible backlash of Mujahideen after they return home from Kashmir.

In a statement published on 5th October, he advised that first Mujahideen should keep their own house in order. They should silence the fire in their own house first rather than rushing to extinguish the fire outside the country.

Dr. Israr Ahmad, a well-known religious leader has urged Mujahideen to review whether their activities are sanctioned by Islam or not. A monthly magazine "Ishraq" of Lahore (September 2000 issue) has echoed the appeal of Dr. Israr Ahmad in its editorial.

The paper said the prominent scholar and religious leader Dr. Israr Ahmad has appealed to leaders of Jehad movements to conduct their struggle in a disciplined and peaceful manner.

Dr. Israr Ahmad has started his appeal with a Hadith quoting the Holy Prophet Hazrat Muhammad Mustafa (Peace be upon him): "Before me, whenever Allah blessed any noble personage with Prophethood, the Prophet certainly enjoyed support and following of some disciples, companions and believers who stood fast by the Prophet's Traditions and Sunnah and fulfilled all his orders. However, later some disobedient followers started doing things contrary to what they prophesied. They practically committed acts they were not ordered about. Therefore, whosoever (from among my Ummah) wage Jehad and holy war with might against such persons, he will be a Momin, whosoever will talk Jehad with his tongue will be a Momin and whosoever will feel Jehad with his heart (with heartfelt displeasure against such hypocrites) will be a Momin too. But without these forms of Jehad the chances of adhering to Eemaan (faith) are as scarce as imaginable. *(Sahih Al Muslim)*.

Inviting the Jehadi movements to be thoughtful about this Hadith and Tradition, the religious scholar writes: In fact if all Jehadi movements in Pakistan start a calm and unarmed Jehad disciplined with their social strength in light of Amr-bil-Maroof (encourage others towards goodness) and Nahi-anal-Munker (forbid others from committing evil), Pakistan will not loose time in becoming a starting point for such universal caliphate of prophethood, the glad tiding of which were already foretold by our great Prophet, Hazrat Muhammad (SAW).

The way Doctor sahib has presented this Hadith has a logical and common appeal for everyone; the method of Jehad with all important principle of Amr-bil-Maroof and Nahi-anal-Munker and the present time and venue he had foresight to envision for Pakistan as a starting point for Jehad is definitely praiseworthy.

Especially laudable is his proposal – in sensitive times like these when evil rules unbridled and goodness hides ashamed – firstly to unite all Jehadi forces with social strength and bring them together in a disciplined manner on one platform. And secondly that such Jehad on principle of Amr-bil-Maruf and Nahi-anal-Munker must be unarmed and peaceful.

These two very issues are the biggest ones facing our religious parties and Muslim reformative movements alike fast becoming more destructive than constructive as time flies by. It was long expected of both religious and spiritual leaders as well as secular minded Muslim reformative figureheads to mend matters but without avail or desired effectiveness to this day.

Such a uniting and reforming journey though had long started verbally, since many centuries in the Muslim world, but targeted improvements are nowhere near practical fulfillment. It might still remain and prove to be a long, tiring journey with more disarray than unity, as long as the Muslim Ummah remains illiterate, careless, irresponsible and irreligious entity. Only proper education, upbringing, professional training, and practical living may be among factors helpful to achieve aforementioned ideals.

It is a great tragedy for us Muslims that we have become indifferent to and ignorant of discipline in politics, economics, judicial justice, education, health. We are uncultured and indisciplined in almost all fields of life and living.

Muslim movements - including those in Kashmir, Afghanistan and Pakistan – do become impractical boasters, with exhibitions of habitual anarchy, disunity and fighting among themselves particularly when they become idle, or not fighting against the enemies.

The religious parties and movements must think if Allah the Almighty has made it obligatory or compulsory for them to wage a Jehad in ways more destructive than constructive for themselves and their brethren within and outside their own countries?

It might just be true that they are unthoughtfully entangled not with proper but wrong methods against the broader Muslim interests and will of Allah? Is not it just possible that what they are doing to make Islam proud is simply disgracing higher spiritual values and defaming their own religion? Do they have the minimum war and survival strength regarded as prerequisites before combat? Are Muslim fighters organized enough so that their battle will not become tantamount to mass suicide of common Muslim people for whom they are fighting? Will their battles fulfill the purpose or just achieve the opposite results? Are not they committing the same acts against which they are fighting? Are they not acting in the same wrong ways the non-Muslims follow against the Muslims? Are not we responding with same treacherous acts in the face of treacherous deeds of others? Then we must first reform ourselves before reforming others.

Islam has forbidden to destroy even a tree during Jehad what to say to kill an innocent person. In unorganized war thousands of innocent persons including women and children are killed by bomb blasts which is never allowed in Islam.

These factors must be addressed to adequate and satisfactory levels before

Vol : 9 Regd. CPL No. 127 No. 47

WEEKLY NIDA-I-KHILAFAT LAHORE

افہام و تفہیم

✪ دین اور مذہب میں کیا فرق ہے اور دین کی اساس کیا ہے؟

✪ محفل سماع بارے اسلام کا نقطہ نظر کیا ہے؟ ✪ ایمان اور عقیدے میں کیا فرق ہے؟

قرآن آڈیٹوریم میں ہفتہ وار درس قرآن کے بعد امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد سے سوال و جواب کی نشست

✪ **س** : دین اور مذہب میں کیا فرق ہے؟

ج : مذہب اگرچہ عربی زبان کا لفظ ہے لیکن پورے قرآن مجید میں کہیں یہ لفظ استعمال نہیں ہوا۔ مذہب انگریزی زبان کے لفظ religion کا صحیح صحیح ترجمہ ہے۔ اس کے بارے میں دنیا میں یہ تصور پایا جاتا ہے کہ مذہب انسان کا انفرادی معاملہ ہوتا ہے اور اس میں صرف تین چیزیں شامل ہیں : (۱) عقیدہ' (۲) مراسم عبودیت' (۳) سماجی رسومات۔ مثلاً یہ کہ جب بچہ پیدا ہوگا تو کیسے اس کی تقریب منائی جائے گی' اور اگر کوئی شخص مرگیا تو اس کی لاش کو کیسے تلف کیا جائے گا۔ یہ سماجی رسومات ہیں۔ تو گویا مذہب محض چند عقائد' مراسم عبودیت اور کچھ سماجی رسومات پر مبنی ہوتا ہے' لیکن دین میں مذہب کے علاوہ پورا اجتماعی نظامِ زندگی بھی شامل ہوتا ہے' یعنی معاشرتی' معاشی' سیاسی اور ریاستی نظام۔ گویا اس اعتبار سے مذہب ایک جزوی جبکہ دین ایک کلی حقیقت ہے۔

✪ **س** : دین کی اساس کن باتوں پر ہے؟

ج : ہر نظام کی ایک فطری اساس ہوتی ہے۔ دین بھی ایک نظام ہے اور دین حق یعنی دین اللہ یا اسلام کی فطری' ذہنی' نظری' علمی اور فلسفیانہ اساس کا نام ایمان ہے۔

✪ **س** : محفل سماع کے بارے میں اسلام کا نقطہ نظر کیا ہے؟

ج : محفل سماع تو بہت اعلیٰ شے ہے لیکن سماعت کس شے کی ہو؟ سب سے بڑی محفل سماع تو قرآن مجید کی سماعت ہے جو کہ مسنون بھی ہے۔ حضور ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمائش کرکے قرآن سنا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے آپ نے فرمائش کی کہ مجھے قرآن سناؤ۔ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ ذرا جھجکے کہ حضور ﷺ آپ کو قرآن سناؤں آپ پر تو یہ نازل ہوا ہے؟ آپ نے فرمایا مجھے دوسروں سے سن کر کچھ اور کیف حاصل ہوتا ہے۔ چنانچہ انہوں نے سورۂ نساء پڑھنی شروع کی۔ وہ جب ۴۱ ویں آیت پر پہنچے ("پھر سوچو کہ اس وقت کیا حال ہوگا جب ہم ہر اُمت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور اے نبی! ان لوگوں پر آپ کو گواہ کی حیثیت سے کھڑا کریں گے"۔) تو حضور ﷺ نے فرمایا بس کرو۔ جب حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے سر اٹھا کر دیکھا تو حضور ﷺ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔

قرآن کی سماعت کے علاوہ اگر کسی محفل میں اچھے اشعار' حضور ﷺ کی نعت اور اللہ تعالیٰ کی حمد بیان ہو تو یقیناً دل پر اثر ہوتا ہے۔ اولین زمانے میں جب محفل سماع شروع ہوئی تو صوفیاء نے اس کیلئے یہ شرائط متعین کی تھیں کہ :

۱) پڑھنے یا گانے والا مرد ہونا چاہئے۔
۲) وہ کم عمر (اَمرد) نہیں ہونا چاہئے جس کو ابھی داڑھی مونچھیں نہ آئی ہوں' بلکہ پکی عمر کا آدمی ہونا چاہئے۔
۳) اس میں دف کے علاوہ موسیقی کا کوئی دوسرا آلہ استعمال نہ کیا جائے۔

ان شرائط کو ملحوظ خاطر رکھ کر اگر کوئی محفل منعقد کی جائے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ ابتداء میں تو سماع کا معاملہ ان شرائط کے ساتھ ہی ہوا تھا۔ لیکن جس طرح ہمارے ہاں بہت ساری بدعات آگئی ہیں اسی طرح سماع میں موسیقی بھی در آئی ہے جو کہ حرام ہے۔

✪ **س** : ایمان اور عقیدے میں کیا فرق ہے؟

ج : ایمان مابعد الطبیعاتی حقائق کا نام ہے۔ ظاہر ہے مابعد الطبیعاتی حقائق ہمارے تخیل سے بھی ماوراء ہیں' لیکن ان کو اپنی زبان میں بیان کرنا پڑتا ہے۔ جب ان کو ایک زبان میں بیان کیا جائے گا اور مرتب کرلیا جائے گا تو اس کا نام عقیدہ بن جائے گا۔ عقیدہ گویا کہ ایمان کی معین الفاظ میں تعبیر اور تعیین کا نام ہے۔

✪ **س** : کیا نماز کے دوران قرآنی اور مسنون دعائیں پڑھی جاسکتی ہیں؟

ج : نوافل میں تو قرآنی اور مسنون دعائیں مانگی جا سکتی ہیں' فرائض میں اگر ان چیزوں کا اضافہ کیا جائے گا تو اس سے ہیئت کے بدلنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ فرائض کو تو ان کی اصل حالت میں رکھنا چاہئے۔ نوافل میں مسنون دعائیں پڑھی جاسکتی ہیں' رکوع اور سجدے میں قرآنی دعائیں نہیں پڑھی جاسکتیں' یہ دعائیں کھڑے ہوئے قومے میں اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھ کر کی جا سکتی ہیں۔

✪ **س** : جمعے کے دن نماز جمعہ سے پہلے دو اذانیں دی جاتی ہیں' دنیوی کاروبار کس اذان کے بعد حرام ہو جاتے ہیں؟

ج : جب نماز جمعہ کے لئے بلایا جائے تو ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ وَذَرُوا الْبَیْعَ یعنی کاروبار چھوڑ دو۔ یہ فعل امر کا صیغہ ہے اور بہت تاکیدی حکم ہے۔ تاہم ایک رائے ہے کہ کاروبار کی حرمت قطعی کا اطلاق تو اذانِ ثانی سے ہوگا' اس لئے کہ حضور کے زمانے میں خطبہ سے قبل صرف ایک ہی اذان ہوتی تھی' جسے آج ہم اذانِ ثانی کہتے ہیں۔ اس اذان کا اضافہ حضرت عثمان ؓ کے زمانے میں کیا گیا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ شہر مدینہ بہت پھیل گیا تھا۔ پہلی اذان کا مقصد یہ تھا کہ لوگ اس کے بعد کاروبار چھوڑ کر خطبے سے پہلے پہلے مسجد میں پہنچ چکے ہوں اور اللہ انہیں توفیق دے تو وہ دو رکعت نماز نفل بھی پڑھ لیں۔ حرمین کے اندر بھی ان دو اذانوں کے مابین بمشکل اتنا ہی وقفہ دیتے ہیں کہ آدمی بھاگ دوڑ کر کے دو رکعت پڑھ لے' پہلی اذان کے کم و بیش تین چار منٹ بعد دوسری اذان ہو جاتی ہے۔ اگرچہ اکثر لوگوں کے نزدیک حرمت قطعی اذان ثانی سے شروع ہوتی ہے لیکن بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ اگر اذان اول سے ہی حرمت نہ سمجھیں تو مسجد میں بروقت پہنچنا ناممکن ہے۔ لہٰذا اذانِ اوّل پر فوراً اپنے کاروبار کو بند کر دیا جائے تاکہ آدمی اذان ثانی سے پہلے پہل مسجد پہنچ کر خطبہ سننے کی پوزیشن میں ہو جائیں۔

✪ **س** : اگر کسی شخص نے اپنے کمرے میں تصویر لگائی ہو تو دوسرے گھر والوں کی عبادات کا کیا معاملہ ہوگا جب کہ تصویر کے ہوتے ہوئے فرشتے گھر میں داخل نہیں ہوسکتے؟

ج : گھر میں تصویر کے ہوتے ہوئے صرف رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے باقی حساب کتاب والے فرشتے تو ہر وقت موجود رہیں گے۔ بہرحال حضور ﷺ نے تصاویر کے گھر میں لگانے کو ناپسند کیا ہے۔

(مرتب : انور کمال میو)